پریس ریلیز: فوری ترسیل کے لئے

ورلڈ بینک

رابطہ کریں:
واشنگٹن میں: میریل ٹک (۲۰۲) ۴۷۳-۹۵۱۶
mtuckprimdah1@worldbank.org
ریڈیو اور ٹیلی وژن: نازنین اطقابی (۲۰۲) ۴۵۸-۱۴۵۰
natabaki@worldbank.org

نمو میں اضافہ کے امکانات ٹھوس ہیں، مگر سماجی مسائل، بڑھتی ہوئی ناہمواریوں اور ماحولیاتی مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہورہے ہیں

۲۰۰۶ ء میں جنوبی ایشیا میں سالانہ شرحِ نمو بڑھ کر ۸.۲ فیصد ہوگی

واشنگٹن ڈی سی، ۱۳ دسمبر ۲۰۰۶۔ گلوبلایزیشن کی وجہ سے اگلے پچیس سالوں میں اوسط آمدنی ۱۹۸۰-۲۰۰۵ کی نسبت کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ سکتی ہے، جس میں ترقی پذیر ممالک کا ایک اہم کردار ہوگا۔ مگر، عالمی بینک نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر احتیاط نہ کی گئی تو آمدنی کی بڑھتی ہوئی ناہمواری اور شدید ماحولیاتی دباؤ کے امکانات میں بھی اس کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوسکتا ہے۔

عالمی اقتصادی امکانات ۲۰۰۷: گلوبلائزیشن کی نئی لہر کی نگرانی (Global Economic Prospect 2007: Managing the Next (Wave of Globalization کے مطابق اس سال ترقی پذیر ممالک میں نمو تقریباً ۷ فیصد کی ریکارڈ سطح تک پہنچ جائے گی۔ ۲۰۰۷ اور ۲۰۰۸ میں پیداوار شاید سُست رہے، مگر پھر بھی اُمید ہے کہ یہ ۶ فیصد سے بڑھ جائے گی جو کہ آمدنی کی اونچی سطح رکھنے والے ممالک کے مقابلے میں دوگنی شرح ہے، جو کہ اندازاً ۲.۶ فیصد رہے گی۔

۲۰۰۶ ء میں جنوبی ایشیا کی سالانہ شرح نمو میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور یہ ۸.۲ فیصد ہوگئی۔ انڈیا' تقریباً ۸.۷ فیصد سالانہ شرح نمو کے ساتھ، سب سے آگے ہے، جس میں اس کی غیر زرعی پیداوار کے اضافی ۱۰ فیصد نے بھی مدد دی ہے۔ پاکستان کی پیداواری ترقی کچھ کم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی ہے جو کہ ۷.۸ سے گھٹ کر ۶.۶ فیصد رہ گئی ہے، جو کہ ۲۰۰۵ کی غیر معمولی طور پر شاندار فصل کی وجہ سے ملک کے اپنی نارمل زرعی پیداوار کی طرف لوٹ جانے کا نتیجہ ہے۔

بنگلہ دیش میں پیداوار دوبارہ ۶.۷ فیصد ہوگئی، جس کہ وجہ ترسیلِ زر کے شدید داخلی دباؤ، خدمات اور صنعتی شعبہ کا گھٹتا بڑھتا معیار اور گزشتہ سال کے سیلاب کی وجہ سے ہونے والی برائے نام زرعی پیداوار ہے۔ نیپال میں، بڑھتے ہوئے تنازعوں، موسم کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی، اور کپڑے کی برامدات میں کمی کی وجہ سے اقتصادی سرگرمی کم ہوکر ۹.۱ فیصد رہی۔ سری لنکا میں، پیداوار بڑھ کر ۷ فیصد ہوگئی، جس کی وجہ اچھی فصل اور سونامی کے بعد ہونے والی بحالی اور تعمیرِ نو کی سرگرمیاں ہیں۔

’’علاقے میں اتنی مستحکم پیداوار کو معاشی اصلاحات نے مہمیز دی ہے، جنہوں نے نجی شعبے سے ہونے والی پیداوار، ٹھوس میکرو مینجمنٹ، اور عالمی معیشت کے ساتھ بہتر انضمام کو فروغ دیا ہے،‘‘ عالمی بینک کے چیف اکانومسٹ برائے جنوبی ایشیا، **شانتایانن دیوارا جن** نے کہا۔
’’مگر اس خطے کو کئی خطرات کا سامنا ہے۔ جب تک کہ پالیسی بنانے والے بڑھتی ہوئی میکرو اکنامک ناہمواریوں کو کنٹرول کرنے کے لیے جلد اور فیصلہ کن اقدام نہ کریں گے، افراطِ زر کی پیداوار میں اضافہ ہوگا، موجودہ اکاؤنٹ کے خسارے کہیں زیادہ ہو جائیں گے، اور اس کے نتیجے میں ہونے والی تنزّلی زیادہ نمایاں اور واضح ہو جائے گی‘‘ دیوارا جن نے مزید کہا کہ علاقے میں بڑھتی ہوئی ناہمواری نہ صرف یہ کہ پیداوار کو غربت گھٹانے کا ذریعہ بننے میں کامیاب نہیں ہونے دے گی، بلکہ یہ ایک نئے سماجی تنازعے کو بھی راہ دے سکتی ہے یا موجودہ تنازعوں کو مزید بڑھاوا بھی دے سکتی ہے۔

امکان ہے کہ ۲۰۰۷ء میں جنوبی ایشیا کی سالانہ شرح نمو بدستور کم ہوتے ہوئے، مزید محنت طلب اور ٹھوس ہو کر ۲.۵ اور ۲۰۰۸ میں ۷ فیصد ہو جائے گی۔ بیرونی تقاضے میں کمی، جو کہ ۲۰۰۷ میں امریکہ کی کم ہوتی ہوئی پیداوار کو ظاہر کرتی ہے، اندرونِ ملک انتظامی اور مالیاتی پالیسیوں میں سختی، اور سخت ترین الاقوامی انتظامی صورتحال، یہ سب مل کر اس ممکنہ تنزّلی کا باعث بنیں گے۔

رپورٹ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ گلوبلائزیشن عالمی معیشت کو ۲۰۰۵ء کے ۳۵ ٹرلین ڈالر سے بڑھا کر ۲۰۳۰ء میں ۷۲ ٹرلین ڈالر کر دے گی۔ ’’گو کہ یہ نتیجہ پچھلے پچیس سالوں کے مقابلے میں عالمی پیداوار کے محض تھوڑے سے اضافے کو ظاہر کرتا ہے، مگر یہ ترقی پذیر ممالک کی ہمیشہ سے کہیں زیادہ مضبوط کارکردگی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔‘‘ رپورٹ کے نمائندہ مصنف اور ٹریڈ ڈیپارٹمنٹ کے اکنامک ایڈوائزر **رچرڈ نیوفارمر** نے کہا ’’اور گو کہ اصل اعداد و شمار بلاشبہ مختلف نکلیں گے، یہ در پردہ رجحانات مجموعی طور پر بے اثر ہی رہیں گے سوائے انتہائی شدید اور ناگہانی واقعات کی صورت میں۔‘‘

اس تمام عرصے میں ترقی پذیر ممالک میں وسیع البنیاد پیداوار کے برقرار رہنے سے عالمی غربت میں نمایاں اثر پڑا ہے۔ ’’ایک ڈالر یومیہ سے کم پر زندگی گزارنے والے افراد کی تعداد کم ہو کر نصف ہو جائے گی، جو کہ موجودہ ۱.۱ بلین سے کم ہو کر ۲۰۳۰ء میں ۵۵۰ ملین ہو جائے گی۔ مگر کچھ علاقے، خاص طور پر افریقہ، پیچھے رہ جانے کے خطرے سے دوچار ہے۔ مزید برآں، آمدنی کی ناہمواری بہت سے ممالک میں بڑھ سکتی ہے، جس سے ممالک کے درمیان ناہمواریوں سے پیدا ہونے والے موجودہ مسائل مزید گھمبیر اور پیچیدہ ہو سکتے ہیں،‘‘ عالمی بینک کے چیف اکانومسٹ اور ڈیویلپمنٹ اکنامکس کے سینئر وائس پریذیڈنٹ، **فرانسس بورگگنن** نے کہا۔

اشیاء اور خدمات کی عالمی تجارت ۲۰۳۰ء میں تین گنا بڑھ کر ۲۷ ٹرلین ڈالر ہو سکتی ہے، اور اندازہ ہے کہ عالمی معیشت میں تجارت کا حصہ موجودہ ایک چوتھائی سے بڑھ کر ایک تہائی ہو جائے گا۔ اس اضافہ میں سے تقریباً نصف، ترقی پذیر ممالک سے آنے کا امکان ہے۔ وہ ترقی پذیر ممالک جو محض دو عشروں پہلے امیر ممالک کی درآمدی مصنوعات کا ۱۴ فیصد فراہم کرتے تھے، آج ۴۰ فیصد فراہم کرتے ہیں، اور ۲۰۳۰ء تک اُمید ہے کہ ۶۵ فیصد سے زائد فراہم کرنے لگیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ترقی پذیر ممالک کے بڑھتے ہوئے درآمدی تقاضے عالمی معیشت کو چلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

منڈیوں کا بڑھتا ہوا استحکام دنیا بھر میں روزگار کو مزید مسابقتی دباؤ کا شکار کر دے گا۔ ’’جیسے جیسے تجارت پھیلے گی اور ٹیکنالوجی کا نفوذ ترقی پذیر ممالک میں تیزی سے ہوگا، ویسے ویسے دنیا بھر میں غیر ہنر مند ورکرز۔ اور ان کے ساتھ ساتھ کچھ نچلے درجے کے ہنر مند سفید پوش افراد۔ سرحدوں پار بڑھتے ہوئے مقابلے کا سامنا کریں گے۔‘‘ عالمی بینک کے پروسپیکٹ گروپ اور انٹرنیشنل ٹریڈ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر، **اُڑی دادوش** نے واضح کیا۔ ’’موجودہ روزگار کو برقرار رکھنے کی بجائے، حکومتوں کو چاہیے کہ بے دخل کئے گئے ورکرز کی مدد کریں اور انہیں مواقع فراہم کرے۔ تعلیم کو بہتر بنانا اور لیبر مارکیٹ میں لچک پیدا کرنا، دیرپا حل کا ایک اہم حصہ ہیں۔‘‘

گلوبلائزیشن سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔ ۲۰۳۰ء تک ترقی پذیر ممالک میں ۱.۲ ملین افراد۔یعنی دنیا کی آبادی کا ۱۵ فیصد۔'' عالمی متوسط طبقہ'' میں شامل ہوجائیں گے، جو کہ اس وقت ۴۰۰ ملین ہیں۔ اس گروپ کی طاقتِ خرید ۴۰۰۰ ڈالر سے ۱۷،۰۰۰ ڈالر فی کس کے درمیان ہوگی، اور انہیں بین الاقوامی سفر، آٹو موبائل خریدنے اور صارفین کی قابل استعمال دیگر اشیا خریدنے کی سہولیات میسّر ہوں گی، نیز بین الاقوامی سطح کی تعلیم، اور ملکی اور عالمی معیشت کے لیے پالیسیاں اور ادارے تشکیل دینے میں بھی ایک اہم کردار حاصل ہوگا۔

البتہ رپورٹ نے اس خطرے کا بھی اظہار کیا کہ گلوبلائزیشن کی نئی لہر ''عالمی عوام الناس'' پر پڑنے والے دباؤ میں مزید اضافہ کا باعث بن سکتی ہے، جس سے طویل المدّت ترقی خطرے میں پڑ جائے گی۔ عالمی سماجی بھلائی سے متعلق مسائل حل کرنے میں ایک بڑا کردار ادا کرنے کے لیے قوموں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ گلوبل وارمنگ میں کمی سے لے کر، انفیکشن پھیلانے والے امراض، جیسے ایوین فلو، پر قابو پانے اور دنیا بھر کی فشریز میں ہونے والی کمی کو روکنے جیسے مسائل تک۔

رپورٹ کے مطابق، گلوبل وارمنگ ایک سنجیدہ نوعیت کا مسئلہ ہے۔ پیداواری ترقی میں اضافے کا مطلب ہے کہ، اگر پالیسی سے متعلق وسیع پیمانے کی تبدیلیاں نہ کی گئیں تو، گرین ہاؤس گیسوں کے سالانہ اخراج میں ۲۰۳۰ء تک تقریباً ۵۰ فیصد اور ۲۰۵۰ء تک اس سے دُگنا اضافہ ہوجائے گا۔ اس سے بچنے کے لیے، پالیسیوں کو ''صاف ستھری'' پیداوار کو فروغ دینا ہوگا تا کہ اخراج کو اس سطح تک کم کیا جاسکے جو بالآخر فضا میں جمع شدہ مادے میں توازن پیدا کرے۔ مزید برآں، غریب ممالک کو تکنیکی معاونت کی ضرورت ہوگی تا کہ آنے والی ماحولیاتی تبدیلیوں سے مطابقت پیدا کرسکیں، جس میں کاربن فنانس مارکیٹ میں ان کی شرکت میں معاونت شامل ہے۔

مصنفین اس نتیجے پر پہنچے کہ تیز تر گلوبلائزیشن کے چیلنج ملکی پالیسی بنانے والوں اور بین الاقوامی ذمہ داران دونوں پر نئی قسم کے بوجھ ڈالے گی۔ ملکی سطح پر، حکومتوں کو چاہیے کہ وہ تعلیم اور انفراسٹرکچر میں غریب دوست سرمایہ کاروں، اور بے دخل کیے گئے مزدوروں کی امداد کے نظاموں کے ذریعے غریب افراد کی پیداواری عمل میں شمولیت کو یقینی بنائیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ ورکرز کی مدد کریں اور ان پر سرمایہ کاری کریں۔ اور اس طرح تبدیلی کو روکنے کی بجائے ہمہ وقت اسے فروغ دینے کی کوشش کریں۔

بین الاقوامی سطح پر، یہ رپورٹ عالمی سطح کے عوام الناس کو لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیے مضبوط اداروں کی متقاضی ہے۔ یہ مزید اور بہتر ترقیاتی معاونت کا تقاضا بھی کرتی ہے۔ تجارت میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنا بھی اشد ضروری ہے، کیونکہ اس سے غریب ممالک اور غرباء کے لیے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ جناب دادوش نے کہا کہ ''عالمی تجارتی مشاورتوں کے دوحہ میں ہونے والی گفتگو کو ازسرِ نو فعال بنانے اور ایک ایسے اتفاقِ رائے پر پہنچنے کی فوری ضرورت ہے جو غریب کے لیے فائدہ مند ہو۔''

☆☆☆☆☆

صحافی حضرات ایمبارگو کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اس مواد سے ورلڈ بینک آن لائن میڈیا بریفنگ سینٹر کے ذریعے اس پتہ پر استفادہ کرسکتے ہیں:

http://media.worldbank.org/secure

وہ صحافی جن کے پاس فی الوقت website کا پاس ورڈ نہیں ہے وہ اس پتہ پر رجسٹریشن فارم مکمل کر کے اسے حاصل کرسکتے ہیں:

http://media.worldbank.org

جیسے ہی ایمبارگو کی معیاد ختم ہوگی یہ رپورٹ اور اس سے متعلق مواد عوام کے لیے اس پتہ پر دستیاب ہوگا:

http://media.worldbank.org/gep2007

باہمی امکانات برائے گلوبل اکانومی اس پتہ پر معلوم کیے جاسکتے ہیں:

http://media.worldbank.org/globaloutlook

#